بخش اردو

شہاب والدین پیر، دانش پژوہ فارسی،
بخش فارسی دانشگاہ کشمیر

شعبہ فارسی میں اب تک ہوئے تحقیقی کاموں کا ایک جائزہ

کشمیر یونیورسٹی میں شعبہ فارسی کا آغاز ۱۹۶۰ء میں ہوا، جب اردو اور فارسی کے دونوں شعبے یکجا شروع ہوئے اور معروف ادیب، مورخ اور نقاد پروفیسر عبدالقادر سروری (مرحوم) کی سربراہی میں یہ دونوں شعبے پروان چڑھنے لگے۔ لیکن جلد ہی دونوں شعبوں کا علیحدہ علیحدہ انعقاد ہوا اور شعبہ فارسی باقاعدہ طور پر ۱۹۶۳ء سے الگ سے مشہور و معروف پروفیسر شمس الدین احمد (مرحوم) کی سربراہی میں نشو و نما پانے لگا۔

پروفیسر شمس الدین احمد نے شعبے کے الگ ہو جانے کے بعد شعبے کی ساخت و پرداخت پر اپنی مخصوص توجہ مبذول کی اور فارسی درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تحقیقی اور ادبی کاموں کا بھی آغاز کیا۔ پیش خیمہ کے طور پر ایک تحقیقی و ادبی جریدہ ''دانش'' کا بھی آغاز کیا اور اس کا پہلا شمارہ سال دسمبر ۱۹۶۹ء کو منظر عام پر آیا، یہ دانش گاہ کشمیر کا سب سے پہلا تحقیقی و ادبی جریدہ ہے، جو اب تک اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آتا رہا ہے اور اس نے اپنے مقدار و معیار کے لحاظ سے برصغیر کے ادبی حلقوں میں اپنا ایک الگ مقام اور

شناسائی پیدا کر لی ہے۔

جہاں یہ تحقیقی مجلہ اپنے حجم، ماہیت اور رعنائی کے لیے شعبے کے اساتذہ کے ہاتھوں شہرت و علمی افادیت کے درجے پر پہنچا وہاں اسکی رعنائیوں اور تابناکیوں سے سابقہ صدر جمہوریہ ہند اساسا معروف و مشہور استاد مرحوم ''ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب'' وزیر اعلیٰ جموں و کشمیر، مرحوم غلام محمد صادق شاہ صاحب' گورنر جموں و کشمیر آنجہانی بگوان سہائے، استاد الاساتیذ پروفیسر سید امیر حسن عابدی، پروفیسر سجاد ظہیر صاحب قیصر قلندری صاحب ''سابقہ ڈائریکٹر ریڈیو کشمیر'' پروفیسر حفیظ الرحمٰن صاحب (مرحوم) ڈین فیکلٹی آف لاعلی گڈھ، پروفیسر سید حسن صاحب اور شعبہ فارسی کے سابقہ صدر مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نیک خواہشات، کاوشیں اور تمنائیں جڑی رہیں۔

گزشتہ تین دہائیوں سے چھپنے والے اس اہم اور پر ارزش جریدے نے دوسرے محققین کے لیے بالعموم اور شعبہ فارسی کے اساتذہ اور محققین کے لیے بالخصوص نہ صرف نشر و اشاعت کی راہ ہموار کی بلکہ ان کی قلمی اور تحقیقی کاوشوں کو منظر عام پر لانے کا ایک وسیلہ ثابت کیا اور اب یہ جریدہ حتی الامکان تین زبانوں، فارسی، اردو اور انگریزی میں ایک ساتھ شائع ہو رہا ہے، خدا کرے یہ جوش شباب اور زیادہ۔

دانش کے علاوہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد نے اپنی سربراہی میں کشمیر کے فارسی ادب میں ایک سلسلہ وار تحقیقی کام شروع کروایا جو کہ گوشہ گمنامی میں چھپا ہوا تھا، کشمیر میں پروردہ فارسی ادب کو گوشہ اخفاء سے منظر عام پر لانے کے لیے انہوں نے اپنے شعبے کے فارغ التحصیل برگزیدہ طلباء و طالبات کے علاوہ دوسرے محققین کو آغاز اسلام سے لیکر

حال حاضر تک تحقیق کے مختلف گوشوں پر عہد بہ عہد تحقیقی کام تفویض کر کے کشمیر میں فارسی ادب کی مکمل تاریخ کا کام شروع کروایا، جو اب تک پورے آب و تاب کے ساتھ جاری ہے اور ہر تحقیق میں فارسی ادبیات کے نئے نئے گوشے اجاگر ہو کر سامنے آتے رہے ہیں، اس سلسلے میں اب تک شعبہ فارسی دانشگاہ کشمیر میں جو تحقیقی کام تکمیل کو پہنچے ہیں ان میں درجہ ذیل مقالوں کا آنے والے محققین کے استفادہ اور اطلاع کے ضمن میں اس ناقابل فراموش ضرورت کے تحت ایک مختصر سا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ کشمیر میں شہمیری دور کا فارسی ادب:

پروفیسر مرغوب بانہالی صاحب نے اپنا ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ "کشمیر میں شہمیری دور کا فارسی ادب" سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں سال ۱۹۷۹ء کو تکمیل کو پہنچایا۔ مقالہ نگار مذکور نے اپنے تحقیقی مقالے میں، کشمیر اور ایران، کشمیر میں اسلام اور فارسی کا پس منظر، کشمیر کی پہلی مسلم سلطنت کے بانی شہمیر کی عہد آفرین شخصیت۔ شہمیری سلطنت کے تعین میں مورخوں کے اختلاف کی نشاندہی، شہمیری سلاطین کے زیر سایہ اسلام اور فارسی کی ترویج و اشاعت کے ادارے، کشمیر میں اسلامی اور ایرانی تمدن کے چار حکومتی عہدے، شہمیری دور کی فارسی شاعری اور شہمیری دور کی فارسی نثر، جیسے عنوانات پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ گو کہ انہوں نے کچھ عرصے کے بعد شعبہ فارسی کو چھوڑ دیا بعد میں Centre of Central Asian Studies اور شعبہ کشمیری میں استاد کے فرائض انجام دیتے رہے۔ پروفیسر موصوف ایک استاد ہونے کے ساتھ ساتھ محقق، ادیب اور مورخ بھی ہیں۔ اور سات ہی کشمیری زبان کو ان کی بڑی دین ہے۔ اردو، کشمیری اور فارسی شاعری کے

علاوہ ان کی بہت سی کتابیں ادب تاریخ اور لسانیات پر چھپ کر آ چکی ہیں اور اب تک زیر عمل ہیں۔

۲۔ ''خواجہ حبیب اللہ نوشہری کشمیریؒ شرح زندگی عرفان اور دیوان اشعار فارسی''

مقالہ نگار ڈاکٹر سید محمد امین قادری، مرحوم، نے اپنا ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ فوق ذکر عنوان کے تحت سابقہ صدر شعبہ فارسی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں ۱۹۸۱ء میں مکمل کیا اور ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز پایا۔ مرحوم سید محمد امین قادری کا یہ مقالہ مندرجہ ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔ ادبی پس منظر، تاریخی پس منظر، حالات زندگی حبی، خواجہ حبیب اللہ کے روحانی رہنما، تصوف کا تفصیلی جائزہ، حبیؒ کی تصنیفات کا تعارف، خواجہ حبیؒ کی صوفیانہ شاعری، خواجہ حبیؒ نوشہری کی مجموعی شاعری کا تنقیدی جائزہ اور حبیؒ کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ دواوین کا مختصر تنقیدی جائزہ۔ مرحوم سید محمد امین قادری شعبہ فارسی میں بحیثیت استاد اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔

۳۔ شرح حیات و آثار صرفی کشمیری:

ڈاکٹر غلام رسول جان صاحب نے اپنا ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ بعنوان ''شرح حیات و آثار صرفیؒ کشمیری'' سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں ۱۹۸۱ء میں اپنے اختتام کو پہنچا کر ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا۔ مقالہ نگار مذکور نے اپنے تحقیقی مقالے کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہے جو کہ یوں ہیں:

شیخ یعقوب صرفیؒ کی سوانح، ان کے عہد کے سیاسی، سماجی اور مذہبی حالات و واقعات کا ایک خاکہ، ان کے معاصر علماء و فضلاء، مشائخ و ادباء شعراء سے استفادہ کرنے

والے خلفاء و مریدین کا مختصر تذکرہ، کشمیر میں احمدی تصوف کے رجحان کا تذکرہ کرتے ہوئے شیخ یعقوب صرفیؒ کے تصوف و عرفان کی کیفیت کا بیان، کشمیر میں فارسی شعر و ادب کی مقبولیت کا اجمالی جائزہ، صرفیؒ کے فارسی اور عربی کارناموں کا ایک جائزہ اور آخر پر دیوان صرفیؒ پر ایک تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر غلام رسول جان صاحب Centre of Central Asian Studies میں بحیثیت پروفیسر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

۴۔ کشمیر میں اکبر اور جہانگیر کے دور کا فارسی ادب:

سابقہ صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد صدیق نیاز مند صاحب نے اپنا پی ایچ ڈی مقالہ ''کشمیر میں اکبر اور جہانگیر کے دور کا فارسی ادب'' جیسے عنوان پر سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی راہنمائی میں ۱۹۸۴ء کو اختتام کر کے ڈاکٹریٹ حاصل کی۔ پروفیسر محمد صدیق نیاز مند نے اپنے اس تحقیقی مقالے میں، تاریخی اطلاعات اور ادبی پس منظر، اکبر اور جہانگیر کا علمی ذوق اور ان کا دربار، اکبر اور جہانگیر کے دور میں کشمیر میں فارسی شاعری کے مختلف اسالیب، کشمیر میں اکبری اور جہانگیری دور کے شعراء کے احوال و آثار، ان کی طرز تحریر اور کشمیر میں اکبر اور جہانگیری دور کی فارسی نثر جیسے موضوعات پر تفصیل کیساتھ بحث کی ہے۔

پروفیسر موصوف ایک شفیق و رفیق استاد ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کے ایک قابل قدر مورخ و ادیب بھی ہیں اور آج تک فارسی زبان پر ان کی تقریباً ایک درجن کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ علاوہ ازیں استاد موصوف کے مقالے بین الاقوامی اور قومی

سطح کے رسالوں میں چھپ چکے ہیں۔

۵۔ چک دور میں کشمیر کا فارسی ادب:

مقالہ نگار ڈاکٹر سیدہ رقیہ نے اپنا تحقیقی مقالہ ''چک دور میں کشمیر کا فارسی ادب'' جیسے عنوان پر لکھ کر سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں ۱۹۸۶ء میں ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے میں مندرجہ ذیل عنوانات پر روشنی ڈالی ہے۔

کشمیر کی تاریخ کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ، کشمیر میں اسلام کی آمد، کشمیری سلاطین کا عہد واقتدار، چکوں کی ابتدائی زندگی اور چک دور کے فارسی ادب میں رائج اسالیب جیسے مضامین پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

ڈاکٹر سیدہ رقیہ شعبہ فارسی کشمیر یونیورسٹی میں بحیثیت Associate Professor اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور چند کتابوں کی مصنفہ بھی ہیں۔

۶۔ افغان دور میں کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ:

صدر شعبہ پروفیسر محمد منور مسعودی صاحب نے مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد صاحب سابقہ صدر شعبہ فارسی کی نگرانی اور سربراہی میں اپنا تحقیقی مقالہ ''افغان دور میں کشمیر کے فارسی ادب کی تاریخ'' جیسے مضمون پر ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا۔ پروفیسر محمد منور مسعودی صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے میں، افغان کی مختصر تاریخ وثقافت اور افغان سلطنت کا عروج، کشمیر پر افغانوں کا تسلط اور اس کے ہمہ گیر اثرات، افغان دور میں ادبیات فارسی کی پیش رفت اور افغان دور کے فارسی ادب پر

تنقیدی جائزہ جیسے مضامین پر اپنے مقالے میں تحقیقی وتنقیدی بحث کی ہے۔

صدر شعبہ فارسی دانشگاہ کشمیر پروفیسر محمد منوّر مسعودی فارسی کے ایک اعلیٰ درجے کے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ فارسی زبان کے ایک بلند پایہ تاریخ نویس اور محقق بھی ہیں، پروفیسر موصوف کی ایک درجن تک کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں استاد موصوف کے مقالے قومی اور بین الاقوامی سطح پر چھپ کر آئے ہیں، اور لکھنے کے اس عمل کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۷۔ کشمیر میں فارسی مثنوی نویسی کا ارتقاء:

مقالہ نگار ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب نے مذکورہ بالا عنوان کے تحت اپنا تحقیقی مقالہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد (سابقہ صدر شعبہ) کی نگرانی میں ۱۹۸۷ء میں ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کی۔ مصنف مذکور نے اپنے مقالے میں چک، مغل، افغان، سکھ اور ڈوگرہ دور میں فارسی مثنوی نویسی جیسے نکتوں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب اس وقت شعبہ فارسی کشمیری یونیورسٹی میں اپنے فرائض بحیثیت Senior Assistant Professor انجام دے رہے ہیں، اور استاد موصوف کی کئی کتابیں چھپ کر سامنے آ چکی ہیں۔

۸۔ کشمیر میں شاہجہاں اور اورنگ زیب کے دور کا فارسی ادب:

مقالہ نگار ڈاکٹر الفت جان نے اپنا تحقیقی مقالہ "کشمیر میں شاہجہاں اور اورنگ زیب کے دور کا فارسی ادب کے عنوان پر سابقہ صدر شعبہ پروفیسر محمد صدیق نیاز مند صاحب کی نگرانی میں ۱۹۹۲ء میں تکمیل کو پہنچایا، مقالہ نگار ڈاکٹر الفت جان نے اپنے تحقیقی

مقالے میں کشمیر میں شاہجہاں اور اورنگزیب کے عہد میں سیاسی حالات، شعراء کے احوال و آثار، ان کی طرز تحریر، نثری ادب پر تنقیدی جائزہ اور سبک ہندی جیسے حصوں پر بحث کی ہے۔

۹۔ کشمیر میں فارسی تذکرہ نویسی:

مقالہ نگار ڈاکٹر رفیقہ میر نے اپنا تحقیقی مقالہ زیر نظر عنوان کے تحت سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں لکھ کر سال ۱۹۹۲ء میں تکمیل کو پہنچایا، ڈاکٹر مذکورہ نے اپنے تحقیقی مقالے میں درجہ ذیل حصوں پر روشنی ڈالی ہے۔

ہندوستان میں فارسی تذکرہ نویسی، شہمیری اور چک دور میں فارسی تذکرہ نویسی، مغل دور میں فارسی تذکرہ نویسی اور کشمیر میں تذکرہ نویسی کے ذریعے سے فارسی زبان و ادب کی ترویج۔

۱۰۔ ایران میں فارسی ناول کا تنقیدی مطالعہ ۱۹۰۵ء تا ۱۹۷۰ء:

ڈاکٹر بشیر احمد نے ایران میں فارسی ناول کا تنقیدی مطالعہ جیسے عنوان پر سابقہ صدر شعبہ پروفیسر محمد صدیق نیاز مند کی رہبری میں اپنا تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز ۱۹۹۲ء میں حاصل کیا۔

ڈاکٹر مذکور نے اپنے مقالے میں ناول کا فن سادہ نویسی کی ابتداء ارتقاء اور فارسی ناول جیسے مضامین پر بحث کر کے اپنے تحقیقی کام کو انجام تک پہنچایا ہے۔

۱۱۔ مغازالنبی از مولانا شیخ یعقوب صرفی" تحقیق و تنقید و تصحیح متن:

ڈاکٹر الطاف احمد وانی نے عنوان مذکور پر اپنا تحقیقی مقالہ پروفیسر غلام رسول جان

کی نگرانی میں ۱۹۹۵ء میں مکمل کیا، مقالہ نگار مذکور نے اپنے تحقیقی مقالے میں صرفی کی حیات، صرفی بحیثیت مثنوی نگار، ترتیب وتصحیح متن مثنوی مغازالنبی اور مغازی النبی پر ایک جائزہ جیسے نکتوں پر بحث کی ہے۔

۱۲۔ کشمیر میں عہد حاضر کا فارسی ادب ۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۵ء:

ڈاکٹر ظہور احمد ڈار نے اوپر دیئے گئے عنوان پر ڈاکٹر غلام رسول جان کی گرانی میں اپنا تحقیقی مقالہ ۱۹۹۷ء کو انجام دیا، جس میں مقالہ نگار مذکور نے ماضی قریب پر ایک نظر، کشمیر میں فارسی شاعری کی خدوخال، فارسی نویسی کی پیشرفت، مجموعی صورتحال، ۱۹۴۷ء کے بعد ترقی اور زوال جیسے عنوان پر بحث کی ہے۔

۱۳۔ فارسی مثنوی کے کشمیری مثنوی پر اثرات:

ڈاکٹر محمد عبداللہ گنائی نے ''فارسی مثنوی کے کشمیری مثنوی پر اثرات'' جیسے عنوان پر موجودہ صدر شعبہ پروفیسر محمد منور مسعودی صاحب کی زیر نگرانی تحقیقی مقالہ لکھا، اور ۱۹۹۹ء میں ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا، ڈاکٹر مذکور نے فارسی ادب کے کشمیری ادب پر اثرات، فارسی مثنوی کی کشمیری مثنوی میں مرحلہ وار تقلید، فارسی اور کشمیری مثنویوں کا تقابلی مطالعہ جیسے عنوانات پر دقت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، استاد موصوف اس وقت گورنمنٹ ڈگری کالج شوپیان میں اپنے فرائض بحیثیت لیکچرار انجام دے رہے ہیں۔

۱۴۔ کشمیر میں تاریخ نویسی کے ذریعے سے فارسی زبان اور ادب کی ترویج:

ڈاکٹر ثناءاللہ نے اپنا تحقیقی مقالہ ''کشمیر میں تاریخ نویسی کے ذریعے سے فارسی زبان و ادب کی ترویج'' پر موجودہ صدر شعبہ پروفیسر محمد منور مسعودی کی سربراہی میں

۱۹۹۹ء میں تکمیل کو پہنچایا۔ مصنف مذکور نے کشمیر میں تاریخ نویسی کے اسباب، شہمیری خاندان کا تفصیلی جائزہ، چک دور کا ایک تفصیلی جائزہ، مغلیہ سلطنت کا زوال اور اس دور کی چند اہم تاریخوں پر مختصر جائزہ، جیسے مضامین پر دلائل کیساتھ بحث کی ہے۔

۱۵۔ جدید فارسی شاعری اس کا ارتقاء اور عصری شعور:

ڈاکٹر محمد شفیع خان نے اپنا تحقیقی مقالہ ''جدید فارسی شاعری اس کا ارتقاء اور عصری شعور جیسے مضمون پر سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں لکھ کر ۲۰۰۱ء میں ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا یہ تحقیقی مقالہ اپنی نوعیت کا پہلا مقالہ ہے جس میں جدید فارسی شاعری کے بارے مس بحث کی گئی ہے۔ مصنف مذکور نے اسلامی انقلاب تک کے سیاسی، اجتماعی، اقتصادی اور ثقافتی حالات کا مفصل جائزہ، شعر مشروطیت پس منظر و پیش منظر، نمائندہ شعراء، شعر نو کے ساتھ منسلک شعراء پر مفصل تنقیدی تبصرہ اور شعر انقلاب اور شعراء انقلاب جیسے مضامین پر پوری محنت اور لگن کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

۱۶۔ شاہنامہ کشمیر تحقیق و تدوین:

مقالہ نگار نیلوفر ناز نحوی نے ''شاہ نامہ کشمیر تحقیق و تدوین'' پر موجودہ صدر شعبہ پروفیسر محمد منوّر مسعودی کی سرپرستی میں اپنے تحقیقی مقالے کو مکمل کیا ڈاکٹر مذکور نے اپنے مقالہ میں کشمیر میں فارسی زبان و ادب کی ترویج کا اجمالی خاکہ، افغان عہد میں فارسی ادبیات کی ترویج، ترقی، شاہنامہ کشمیر کی تکمیل، شاہنامہ کشمیر کی تحقیق، تدوین و تنقید اور شاہنامہ کشمیر پر ایک تنقیدی نظر جیسے عنوانات پر مفصل طور پر بحث کی ہے۔ محققہ اس وقت ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بحیثیت فارسی استاد کام کر رہی ہیں اور لکھنے پڑھنے میں مصروف ہیں۔

پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالے

۱۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کی ایرانی فارسی شاعری کا تجزیہ:

زیر نظر عنوان کے تحت مقالہ نگار رخسانہ جبین نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر محمد آصف نعیم صدیقی کی نگرانی میں سال ۱۹۸۰ء میں تکمیل کو پہنچایا، مصنف مزکور نے اپنے تحقیقی مقالہ میں تحریک مشروطیت کا پس منظر، ایرانی فارسی شاعری پر مشروطی تحریک کے اثرات، جدیدیت کی شناخت اور شعر نو کے خواص، ایران کے جدید نمائندہ فارسی شعراء اور شعر موج نو، جیسے نکتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ جدیدیت کے لحاظ سے یہ مقالہ اپنی جگہ ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آج تک شعبہ فارسی میں ایران کے جدید فارسی شاعری پر گنے چنے تحقیقی مقالے لکھے گئے ہیں۔

۲۔ ملا حمید اللہ شاہ آبادی ''کشمیر کا فارسی مثنوی نگار''

دیئے گئے موضوع کے تحت مقالہ نگار ڈاکٹر محمد یوسف لون صاحب نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ سابقہ صدر شعبہ فارسی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں ۱۹۸۱ء میں انجام دیا۔ محقق مذکور نے اپنے مقالے میں ملا حمید اللہ شاہ آبادی کے زمانہ کے سیاسی حالات، سماجی زندگی اور ادبی روایات، سکھ دور میں فارسی ادب اور اسکا جائزہ، حمید اللہ کی زندگی، ادبی کارنامے اور ان کا تقابلی مطالعہ جیسے مضامین پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

استاد موصوف اس وقت شعبہ فارسی میں بحیثیت Senior Assistant Professor

اپنے فرائض بحسن خوبی انجام دے رہے ہیں۔

۳۔ جہانگیر کے عہد میں کشمیر کا فارسی ادب:

مقالہ نگار محبوبہ منصور نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ مزکور عنوان پر سابقہ صدر شعبہ فارسی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں ۱۹۸۲ء میں تکمیل کو پہنچایا۔ محبوبہ منصور نے اپنے اس مقالہ میں جہانگیر کے دور کا تاریخی پس منظر، مغل بادشاہوں کی علم دوستی، ادب پروری، جہانگیری دور کے کشمیری فارسی نویس، شعراء، نثر نگار، مورخین، خوشنویس اور جہانگیر کی ادبی شخصیت جیسے مضامین پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔

۴۔ عہد مشروطیت کی فارسی شاعری ایک سماجی مطالعہ:

زیرِ نظر عنوان کے تحت شاہین نزہب نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ ڈاکٹر محمد آصف نعیم صدیقی کی نگرانی میں سال ۱۹۸۵ء میں پورا کیا، محقق مذکور نے اپنے تحقیقی مقالے کو ایشیائی بیداری اور اس کا ایران پر اثر، مشروطتی تحریک کا آغاز، ادب پر تحریک کے اثرات، مشروطی عہد کے شعری ادب کی روشنی میں ایران کی سیاسی اور سماجی صورت حال کا جائزہ جیسے حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ان پر مفصل بحث کی ہے۔

۵۔ کشمیر میں سکھ دور کا فارسی ادب:

مقالہ نگار بشیر احمد وانی نے ''کشمیر میں سکھ دور کا فارسی ادب'' جیسے عنوان پر پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ لکھ کر ۱۹۸۶ء میں سابقہ صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد صدیق نیاز مند کی نگرانی میں انجام دیا، اپنے تحقیقی مقالے میں مصنف مذکور نے کشمیر میں سکھوں کی آمد، اس عہد کے سیاسی ماحول کا جائزہ، سکھ دور سے پہلے کشمیر میں فارسی ادب پر عمومی تبصرہ اور سکھ

عہد کے اہم نثری کارنامے، جیسے مقامین کا پوری وضاحت کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔

۶۔ حضرت بابا داؤد خاکیؒ، شرح واحوال وآثار اوران کی شاعری:

مقالہ نگار ''مس مزمل'' نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ زیر نظر عنوان کے تحت ۱۹۸۶ء میں سابقہ صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد صدیق نیاز مند کی نگرانی میں مکمل کیا۔ مس مزمل نے اپنے مقالے میں بابا داؤد خاکی کا عہد زندگی، آثار، شاعری اور بابا داؤد خاکیؒ کا حلقہ ارشاد جیسے نکتوں پر گرہ کشائی کی ہے۔

۷۔ غنی کشمیری زندگی اور شاعری:

نیلوفر ناز نحوی نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ فوق ذکر عنوان کے تحت ۱۹۸۷ء میں سابقہ صدر شعبہ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی نگرانی میں تکمیل کو پہنچایا، موصوف نے اپنے تحقیقی مقالے میں غنی کی زندگی اور آثار، کشمیر میں غنی سے پہلے اور غنی کے دور کا سیاسی، ادبی ماحول، غنی کے معاصر شعرا، غنی کی ادبی شخصیت، شاعری اور غنی کے دور میں فارسی شعر و ادب کے رواج کا جائزہ جیسے مضامین پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

۸۔ ایران میں اسلامی انقلاب کا فارسی ادب:

۱۹۸۸ء میں مقالہ نگار بشیر احمد نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ ''ایران میں اسلامی انقلاب کا فارسی ادب'' جیسے عنوان پر سابقہ صدر شعبہ فارسی مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی راہنمائی میں اختتام کو پہنچایا۔

مصنف نے اپنے مقالے کو تحریک مشروطیت، آغاز وجوہات، کامیابی، اسلامی انقلاب سے قبل کی شاعری، اسلامی انقلاب کی تحریک اور اسلامی انقلاب کے دور کی فارسی

شاعری جیسے مضامین میں منقسم کر کے ان پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

۹۔ میر سعد اللہ شاہ آبادی کی زندگی اور شاعری:

۱۹۹۲ء میں عبداللہ گنائی نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ، مذکورعنوان کے تحت صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد منوّر مسعودی کی نگرانی میں انجام دیا، مقالہ نگار مذکور نے اپنے مقالے میں شاہ آبادی کے حالات زندگی، عہد، معاصر شعراء، ادبی آثار اور اسکی شاعری جیسے نکتوں پر روشنی ڈالی ہے۔

۱۰۔ کشمیر میں افغان دور کا فارسی ادب:

مقالہ نگار الطاف احمد وانی نے ۱۹۹۲ء میں دئے گئے موضوع کے تحت صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد منوّر مسعودی کی سربراہی میں تحقیقی مقالہ لکھ کر اپنی پری ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا۔

۱۱۔ مولانا مبارک شاہ فطرت احوال و آثار:

ظہور احمد ڈار نے اپنا تحقیقی مقالہ زیر نظر مضمون کے تحت ۱۹۹۲ء میں ڈاکٹر غلام رسول جان کی نگرانی میں انجام کو پہنچایا، مصنف مذکور نے اپنے مقالے میں مولانا شاہ فطرت کی حیات، ہم عصر شعرائی، ادباء، فضلاء مولانا شاہ فطرت کے منبع فیض اور مولانا شاہ فطرت کے کلام پر ناقدانہ نظر جیسے نکتوں پر طبع آزمائی کی ہے۔

۱۲۔ مرزا عبدالرسول استغنا کشمیری شخصیت وفن:

محمد رجب بٹ نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ مذکور عنوان کے تحت ۱۹۹۴ء میں سابقہ صدر شعبہ پروفیسر محمد صدیق نیاز مند کی رہبری میں انجام دیا، محمد رجب بٹ نے اپنے

مقالے کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا ہے، جو کہ یوں ہے "استغنا کی حالات زندگی، شعر و شاعری، استغنا کی نثر نگاری ان کے معاصرین کے حالات اور ان کا فن۔

۱۳۔ کشمیر کے فارسی ادب کے ارتقاء میں حضرت بابا داؤد مشکواتی کا حصہ:

مقالہ نگار نسیمہ جان نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ پروفیسر محمد صدیق نیاز مند کی نگرانی میں ۱۹۹۸ء میں تکمیل کو پہنچایا۔ مقالہ نگار مذکور نے اپنے تحقیقی مقالے کو مندرجہ ذیل مضامین پر تقسیم کیا ہے، حضرت بابا داؤد مشکوتی کی حالات زندگی، ان کے معاصرین کے حالات اور کارنامے، دستیاب منظوم و منثور تصنیف، اسرار الابرار، منہاج الریشیہ کا تفصیلی جائزہ، آثار اور کلام کا تنقیدی جائزہ، مشکواتی کے مقتدر تلامذہ اور ان کی فارسی خدمات کے اثرات اور نتائج۔

۱۴۔ ملا محمد اشرف دائری بلبل کی فارسی شاعری کا تحقیقی جائزہ:

۱۹۹۸ء میں مقالہ نگار محمد حسین ملک نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ "ملا اشرف دائری بلبل کی فارسی شاعری کا تحقیقی جائزہ عنوان پر ڈاکٹر غلام رسول جان کی نگرانی میں مکمل کر کے اپنی پری ڈاکٹریٹ ڈگری کا اعزاز حاصل کیا، مصنف مذکور نے اپنے مقالے میں ملا محمد اشرف دائری کے سیاسی، سماجی، ثقافتی حالات، ولادت، پرورش تعلیم و تربیت، آغاز شعر و شاعری، چشمان فیض، تلامذ، وفات اور ان کے شعری اسلوب پر ایک تحقیقی جائزہ، شعری کارنامہ، رضانامہ، کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ فارسی مثنوی کی تعریف اور ملا محمد اشرف دائری کے زمانے تک کشمیر میں فارسی مثنوی کی صورتحال جیسے مضامین کو الگ الگ طور پر وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۵۔ حضرت بابا نصیب الدین غازی، بحیثیت ادبی شخصیت وفن:

عبدالحمید ماگرے نے اپنا پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ زیر نظر موضوع کے تحت ۲۰۰۰ء میں صدر شعبہ پروفیسر محمد منور مسعودی کی سربراہی میں انجام دیا، اس مقالے میں مقالہ نگار مذکور نے حضرت بابا نصیب الدین غازی کا عہد، نصیب الدین غازی اور ریشی سلسلہ، بابا نصیب الدین غازی بحیثیت نثر نگار اور شاعر جیسے مضامین پر روشنی ڈالی ہے اور آخر پر اپنے مقالے کا ایک مختصر تنقیدی جائزے کے ساتھ اختتام کیا ہے۔

۱۶۔ جموں خطے میں دستیاب فارسی آثار کا ایک جائزہ:

سید ابراہیم رضوی نے صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد منور مسعودی صاحب کی نگرانی میں ۲۰۰۱ء میں ''جموں خطے میں دستیاب فارسی آثار کا ایک جائزہ'' عنوان پر پری ڈاکٹریٹ تحقیقی مقالہ لکھ کر اپنی پری ڈاکٹریٹ ڈگری حاصل کی۔ موصوف نے اپنے تحقیقی مقالے میں، آثار کی جمع آوری، نثری آثار، منظوم آثار، ان کا سیر حاصل جائزہ، مجموعی جائزہ، نقد اور تبصرہ جیسے مضامین پر روشنی ڈالی ہے۔

ان بیش بہا تحقیقی کاموں کے علاوہ شعبہ فارسی کشمیر یونیورسٹی سے وابستہ سبھی اساتذہ اپنی اپنی بساط کے مطابق مصروف عمل ہیں۔ اور یوں تحقیق وتدوین وتخلیقی کاوشوں کا کاروان اپنی تابناکی کے ساتھ مرحوم پروفیسر شمس الدین احمد کی جلائی ہوئی لو کو درخشندہ اور تابندہ رکھے ہوئے ہیں اور ہر سال نئی نئی تحقیق وتخلیقات ومطبوعات منظر عام پر آ رہی ہیں۔

تمت بالخیر